روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۵ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۴ اخاء ۱۳۷۰ہش، ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی نیتوں کو ٹٹولتے رہیں

"اپنی نیتوں کو ٹٹولنا شروع کر دیں اور جہاں بدی دیکھیں وہاں ٹھہر کر اس کے علاج کے متعلق غور کریں۔ توبہ سے کام لیں اور توبہ اکیلی کافی نہیں ہوا کرتی جب تک کہ دوبارہ اس جڑ کو ڈھانپا نہ جائے اور اس دفعہ کا جو ڈھانپنا ہے اس کا نام استغفار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تقویٰ کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جب انسان اس راہ پر قدم اٹھاتا ہے، تو شیطان اس پر بڑے بڑے حملے کرتا ہے، لیکن ایک حد پر پہنچ کر آخر شیطان ٹھہر جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب انسان کی سفلی زندگی پر موت آکر وہ خدا کے زیرِ سایہ ہو جاتا ہے۔ وہ مظہرِ الٰہی اور خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۱۲ و ۵۱۳)

"پس یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا ہے .... (توبہ: ۱۲۰) اخیار اور ابرار کا نام ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے۔ گذشتہ زمانے کے بادشاہوں یہاں تک قیصر و کسریٰ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دنیا مدّاح ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۱۴، ۵۱۵)

"یاد رکھو۔ (ایمان لانے والوں) کا ایلام برنگِ انعام ہو جاتا ہے۔ اور اس سے عوام کو حصّہ نہیں دیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکّہ میں گزری۔ اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصوّر کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخدلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ لگتا ہے۔ کیسا کوہِ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں، مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۱۶)

درخواستِ دعا

○ مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ دارالذکر لاہور کے والد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کارکن وکالت مال ثانی کا کچھ دنوں سے پراسٹیٹ گلینڈ بڑھ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پیشاب کی بندش کی تکلیف ہو گئی ہے بدھ کے روز آپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم سابق سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل انہیں گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

یوم تحریکِ جدید ۲۵ اکتوبر

۱۳ اکتوبر کے شمارہ میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں مطالبات تحریک جدید کے سلسلہ میں چوتھا مطالبہ اس طرح پڑھا جائے "جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں"

توحیدِ کامل کے بغیر حقیقی ایمان اور اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"حضرت ابوبکرؓ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی انسان کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔

پھر انہوں نے اسلام کی خاطر اتنی عظیم الشان قربانیاں کی تھیں کہ ان کے مقابلہ میں دوسرے صحابہؓ کی قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

ایک جنگ کے موقع پر جبکہ سخت تنگی کا زمانہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چندہ کے لئے اعلان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے سمجھا آج میں چندہ میں سب سے بڑھ جاؤں گا۔ میں نے اپنی دولت کے دو حصّے کر دیئے۔ ایک حصّہ اپنے گھر میں رکھا اور ایک حصّہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور میں نے سمجھا کہ آج میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن میرے پہنچنے سے پہلے ہی حضرت ابوبکرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ چکے تھے اور جو کچھ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا تھا اس کو دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ ابوبکرؓ تم نے اپنا سب مال چندہ میں دے دیا۔ تم نے اپنے گھر میں کیا رکھا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ گھر میں خدا اور اس کے رسولؐ کے سوا اور کچھ نہیں۔ تب حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں شرمندہ ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ بڈھا جو

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ راخاء ۱۳۷۰ ہش ۱۴ راکتوبر ۱۹۹۱ء

معاشرہ کا حُسن۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق

یہ تو غالباً ممکن نہیں کہ دُنیا سے بیماریوں کا خاتمہ ہو جائے۔ بلکہ اگر ماحول پر غور کیا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیماریاں روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ کتنی ہی بیماریاں ایسی ہیں جن کے متعلق آج یہ کہا جاتا ہے کہ پہلے کبھی ان کا نام سُنا بھی نہ تھا اور آج ہمارے اِدھر بھی وہ بیماری ہے اور اُدھر بھی وہ بیماری ہے۔ گویا کہ نہ صرف بیماریوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ بیماریوں کی شدّت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ہارٹ اٹیک کی بیماری کو لے لیں۔ اب کتنی زیادہ ہو گئی ہے اور کس طرح لوگوں کو پریشان کر رہی ہے۔ اس کی وجوہات پر غور کیا جاتا ہے تو اور بھی زیادہ حیرانی ہوتی ہے۔ کل تک جو چیزیں کھانے سے صحت بنتی تھی اور اس بات کی تلقین کی جاتی تھی کہ وہ اشیاء ضرور استعمال کی جائیں۔ دُودھ، گھی، مکھن ایسی چیزیں تھیں کہ کسی کی صحت کمزور نظر آتی تو لوگ فوراً کہتے دُودھ پیا کرو، گھی کھایا کرو۔ تازہ مکھن ملے تو اور بھی زیادہ بہتر ہے لیکن اب اس بات کی تلقین کی جاتی ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اب زندگی کے طور طریق بھی بدل گئے ہیں لیکن اتنے زیادہ بھی نہیں۔ اور جن لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے ضروری نہیں کہ انہیں زندگی کے طور طریق بدلنے سے یہ حادثہ پیش آیا ہو۔

اسی طرح دیگر کئی بیماریوں کا حال ہے۔ البتہ تسکین اس بات سے ملتی ہے کہ بیماری کا علاج بھی نکل آیا ہے۔ دوائیں ایسی ایجاد ہو گئی ہیں جن سے ان بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔ یا بعض بیماریوں کے علاج کے لئے آپریشن کامیاب ہونے لگے ہیں۔ الغرض بیماریاں موجود ہونے کے باوجود تسکین اس بات سے ہوتی ہے کہ پہلے علاج ممکن نہیں تھا۔ اب علاج ہو سکتا ہے۔

یہی حال رُوحانی بیماریوں کا ہے۔ رُوحانی بیماریاں پہلے بھی بہت تھیں اور روز بروز بڑھتی بھی جا رہی ہیں لیکن اگر ان کا علاج موجود ہو تو پھر گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ ایام میں ایک خطبہ میں فرمایا کہ کیسا ہی گندہ معاشرہ ہو جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے صرف یہ نہیں کہ اس کا علاج ہو جاتا ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس جس جس طرح اور جب جب لوگوں کے بگڑنے کی صورت سامنے آئے پہلی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہو جائے کیونکہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ جوں جوں انسان (یا معاشرہ) کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے گناہ گھٹتے ہیں اور نیکیاں بڑھتی ہیں۔

اتنا پرتَو تو ڈال دے مجھ پر
تیری پہچان بن کے رہ جاؤں
میرے مُنہ میں زبان تیری ہو
تُو جو چاہے وہ بات کہہ جاؤں

——— ابو الاقبال

○

کس سے ہوتی ہے مری، تنہائیوں میں گفتگو
کون مجھ سے چُھپ کے بھی رہتا ہے میرے رُوبرو

کس کی آہٹ بن گئی ہے دل کی دھڑکن کا بدل
کس نے آنسو کر دیئے ہیں یم بہ یم اور جُو بہ جُو

کس نے میرے پاؤں کی زنجیر کو رقصاں کیا
کر دیا ہے زندگی کو کس نے محوِ جستجو

ہے جمالِ ہمنشیں کا ہمنشینوں پر اثر
خوبرُوؤں نے مجھے بھی کر دیا ہے خوبرو

ان کے سائے سے بھی میں ڈرتا رہا ہوں عمر بھر
لیکن اپنے آپ سے لڑتا رہا ہوں دُوبدو

میں نے جس کے سنگِ در پر ناصیہ فرسائی کی
وہ تری تصویر ہے تصویر بھی ہے ہو بہو

میں نے جی بھر کر کیا ہے خود کو رسوائے جہاں
اور خوش ہوں تُو اُسے کہتا ہے میری آبرو

میں نے کب تجھ سے کہا ہے آکے میرے پاس رَہ
ہجر ہی کے نام سے تو ہے محبت سُرخرو

میرے اندازے غلط، موہوم امیدیں مری
میرے دل میں جو ہے وہ ملتا ہے مجھ سے ہو بہو

میں اگر چاہوں تو وہ آجائیں گے لیکن نسیمؔ
کیا مِرے اغیار کو من بھائے گی یہ آرزو

نسیم سیفی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دُنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی اُنہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ... میں تمہیں دُنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دُنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقین عمل

پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے۔ اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔

دوسری چیز جس کے متعلق میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عمل کے بغیر بھی انسان حقیقی زندگی حاصل نہیں کر سکتا۔ عالم بے عمل کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اگر علم نہ ہو اور پھر انسان کوئی عمل کرے تو وہ غلط قسم کا ہوگا۔ اور اس کی مثال اس ریچھ کی سی ہوگی جس سے کسی آدمی کی دوستی ہو گئی۔ اور وہ اسے مکھیاں اڑانے کے لئے اپنی ماں کے پاس بٹھا گیا وہ مکھیوں کو اس کی ماں کے منہ سے اڑاتا لیکن وہ پھر آ بیٹھتیں اس نے خیال کیا کہ جو مکھی اڑتی نہیں اسے مار ڈالنا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور مکھی پر اسے مارا۔ وہ مکھی تو شائد مری یا نہ مری لیکن ماں مر گئی۔ اسی طرح بے علم آدمی ایسی غلطیاں کر جاتا ہے کہ ان کی اصلاح اور ازالہ مشکل ہوتا ہے۔ میں نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں خصوصیت کے ساتھ کوئی ایسا آدمی نہیں ہونا چاہیئے۔ جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو جس طرح ہر شخص وکیل تو نہیں بن سکتا لیکن ملک میں صحیح طور پر امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہر شخص رائج الوقت قانون سے ایک حد تک واقف نہ ہو ہر شخص چوہدری نذیر احمد یا سلیم نہیں بن جاتا۔ مگر کچھ نہ کچھ قانون کا علم اسے ہوتا ہے۔ مثلاً وہ جانتا ہے کہ اگر وہ چوری کرے گا تو اسے سزا ملے گی۔ قانونی باریکیاں وہ نہیں جانتا ان کے لئے اسے وکیلوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی باریکیوں کو تم بے شک علماء پر چھوڑ دو۔ لیکن معمولی احکام تو ہر شخص کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ان کا جاننا اس کا فرض ہے۔ میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا۔ وہ حقیقی (دیندار) نہیں۔ جب اسے پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا ہے تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز روزہ (—) اور حج ہی قرآنی احکام ہیں۔ ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ فکری اور قلبی اعمال ہوتے ہیں۔ پھر ان کا تعہد اور نگرانی کرنے والے اخلاق ہوتے ہیں۔ جب تک ان کا علم نہ ہو اور ان کے مطابق انسان کا عمل نہ ہو اس وقت تک نہ نماز نماز رہتی ہے (—) بھیرہ کے مشہور تاجر تجارت کے لئے بخارا کی طرف جایا کرتے تھے۔ اور بہت نفع حاصل کرتے تھے جب ان کے پاس دولت زیادہ ہو گئی۔ لالچ بھی بڑھ گیا۔ اور زکوٰۃ دینے میں کوتاہی شروع کر دی وہ بڑے بڑے تاجر تھے اور ہر ایک کی دس دس پندرہ پندرہ ہزار زکوٰۃ نکلتی تھی۔ ان دنوں زکوٰۃ اس طرح ادا کی جاتی تھی کہ وہ سکوں یا سونے چاندی کے گھڑے بھر لیتے تھے۔ اور ان کے اوپر دو تین سیر گندم ڈال دیتے۔ پھر کسی طالب علم یا مسجد کے ملاّ کو گھر بلاتے کھلاتے پلاتے اور فراغت کے بعد گھڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے میاں یہ سب کچھ تمہاری ملکیت ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے تم اسے اٹھا کر کہاں لے جاؤ گے میرے پاس ہی فروخت کر دو۔ طالب علم اور ملاّ یہ جانتے تھے کہ انہوں نے دینا تو کچھ بھی نہیں صرف ایک بہانہ ہے جو کچھ ملے لے لو۔ کہتے اچھا پانچ سات روپے میں یہ گھڑا میں آپ کے پاس فروخت کرتا ہوں اس طرح وہ زکوٰۃ بھی دے دیتے اور واپس بھی لے لیتے اور سمجھ لیتے ہم نے زکوٰۃ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اگر وہ لوگ سارا قرآن کریم پڑھتے تو انہیں اور احکام بھی معلوم ہو جاتے اور سمجھ لیتے کہ ہمارا یہ زکوٰۃ دینا محض دکھاوا اور خدا تعالیٰ سے دھوکا ہے اور ہم دوہرے عذاب کے مستحق ہیں۔ نماز کے متعلق بھی یہی بات ہے۔ بعض نمازیوں کے متعلق خدا نے ویل فرمایا ہے یعنی ان کے لئے ہلاکت اور عذاب ہے۔ اگر ہر نماز نماز ہوتی تو خدا تعالیٰ یہ کیوں کہتا۔ دراصل وہ لوگ ظاہری طور پر نماز تو ادا کرتے ہیں لیکن اسے شکل ایسی دے دیتے ہیں کہ وہ ان کے لئے بجائے موجب رحمت بننے کے موجب عذاب بن جاتی ہے۔ پس قرآن کریم کا ترجمہ جاننا ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور اگر تھوڑا سا بھی تعہد کیا جائے تو یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ قرآن کریم کی باریکیاں سمجھنے کی توفیق ہر ایک کو نہیں ملتی۔ جس پر خدا کا فضل ہو جائے وہی باریکیوں کو جان سکتا ہے۔ میری صحت بچپن سے ہی خراب ہے اور میرے متعلق بچپن سے ہی ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ اگر یہ تیس سال کی عمر تک پہنچ گیا تو سمجھ لینا کہ بچ جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ بچپن میں مجھ پر پڑھائی کے لئے کوئی دباؤ نہیں ڈالا گیا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ اگر تم تین کام کر لو تو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ ایک تو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لو۔ دوسرے بخاری پڑھ لو۔ اور تیسرے کچھ طب پڑھ لو۔ کیونکہ یہ ہمارا خاندانی شغف ہے۔ میں آپ سے ایک رقعہ لکھوا کر حضرت امام جماعت الاوّل (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے پاس چلا گیا اور انہیں بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے تم یہ تین چیزیں پڑھ لو۔ باقی تمہاری صحت اجازت دے تو کچھ پڑھ لینا ورنہ ضرورت نہیں۔ آپ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا میری تو دیر سے یہ خواہش تھی اور یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو میں جانتا ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کا ترجمہ میں نے آپ سے ۶ ماہ میں پڑھا میرا گلا چونکہ خراب رہتا تھا اس لئے حضرت امام جماعت الاوّل مجھے پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ آپ خود ہی پڑھتے جاتے تھے۔ اور میں سنتا جاتا تھا اور ۶ مہینے یا اس سے بھی کم عرصہ میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ آپ نے پڑھا دیا۔ پھر تفسیر کی باری آئی تو سارے قرآن کریم کا آپ نے ایک مہینہ میں دور ختم کر دیا۔ اس کے بعد میں آپ کے درسوں میں شامل ہوتا رہا۔ لیکن پڑھائی کے طور پر صرف ایک مہینہ ہی پڑھا۔ پھر آپ نے مجھے بخاری پڑھائی اور تین مہینہ میں ساری بخاری ختم کرا دی حافظ روشن علی صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) بھی میرے درس میں شامل ہو گئے تھے۔ وہ بعض دفعہ سوالات بھی کرتے تھے اور حضرت امام جماعت الاوّل ان کے جوابات بھی دیتے تھے۔ حافظ صاحب ذہین تھے اور بات کو پھیلا پھیلا کر لمبا کر دیتے تھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے بھی شوق آتا کہ میں بھی اعتراض کروں۔ چنانچہ ایک دو دن میں نے بھی اعتراضات کئے اور حضرت امام جماعت الاوّل نے ان کے جوابات دیئے لیکن تیسرے دن جب میں نے کوئی اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا۔ میاں! حافظ صاحب تو مولوی آدمی ہیں وہ سوال کرتے ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔ لیکن تمہارے سوالات کا میں جواب نہیں دوں گا۔ مجھے جو کچھ آتا ہے تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اور جو نہیں آتا وہ بتا نہیں سکتا۔ تم بھی خدا کے بندے ہو اور میں بھی خدا کا بندہ ہوں دین حق پر اعتراضات کا جواب دینا صرف میرا ہی کام نہیں تمہارا بھی فرض ہے کہ تم سوچو اور اعتراضات کے جوابات دو۔ مجھ سے مت پوچھا کرو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ سے کوئی سوال نہیں کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ قیمتی سبق یہی تھا جو آپ نے مجھے دیا۔ میں نے اعتراضات کرنے چھوڑ دیئے اور ان کے جوابات خود سوچنے شروع کئے جس سے مجھے بہت بڑا فائدہ پہنچا۔ بعد میں میں نے کچھ کتابیں صرف و نحو کی بھی پڑھیں لیکن بطور درس کے نہیں شغل کے طور پر پڑھیں۔ مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہی ارشاد تھا کہ تم ترجمہ قرآن کریم بخاری اور کچھ طب پڑھ لو۔ لیکن میں تمہارے لئے اس کا بھی خلاصہ بیان کر دیتا ہوں کہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لو۔ بخاری اور دوسری کتابیں تمہیں خود بخود آجائیں گی۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھتا تو میں تو یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے آپ کو دین حق کا پیروکار کیسے قرار دیتا ہے قرآن کریم ایک خط ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو لکھا ہے۔ لیکن وہ کیسا دین حق کا پیروکار ہے جو اسے پڑھتا نہیں بلکہ جیب میں ڈالے پھرتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے ماں باپ بہن بھائی۔ بیوی۔ بچوں یا دوسرے عزیزوں کا خط آئے اور وہ اسے جیب میں ڈال لے پڑھے نہیں۔ اگر تمہیں کسی عزیز کا خط ملتے ہی یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اسے پڑھوں تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہمیں محبت بھی ہو اور پھر وہ خط لکھے اور ہم پڑھیں نہیں۔ اگر واقعہ میں قرآن کریم خدا تعالیٰ کا خط ہے جو اس نے اپنے بندوں کو لکھا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خط اس کے پاس ہو اور پھر وہ چپ کر کے بیٹھا رہے۔ اس کا ترجمہ نہ سیکھے۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:-

"میں دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے کہ جس بات کا ایک دفعہ اعلان ہو اسے اچھی طرح یاد رکھا جائے۔ نظام سلسلہ، نظام سلسلہ جس کا ذکر کرتے ہوئے ہماری زبانیں خشک ہوتی ہیں۔ اس بات کا نام ہے کہ تمام جماعت ایک قانون کی پابند ہو اور وہ ہر حرکت و سکون مقررہ نظام کے ماتحت رکھے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ——— ڈاکٹر مہدی علی چوہدری ربوہ

محترم چوہدری فرزند علی صاحب

آج جب گئے دنوں کا سراغ ڈھونڈنے چلا ہوں تو یہ سب ایک خواب سا دکھائی دیتا ہے اور اباجی محترم چوہدری فرزند علی صاحب کی بھرپور زندگی کی نیک یادوں کے ۷۷ برس پر محیط سلسلے پر ان کی خوبصورت شخصیت کے بے شمار رنگ دھنک کی طرح بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یادوں کے یہ گریبان رفو کرتے ہوئے جب درد حد سے گزرنے لگتا ہے تو (ہر شخص نے ایک دن فوت ہونا ہے اور باقی رہنے والا خدا کا نام ہی ہے) کی ازلی ابدی حقیقت روح کو دست صبا کی طرح تھام لیتی ہے۔ ہمارے والد محترم چوہدری فرزند علی صاحب ۱۴ اگست ۱۹۹۱ء کو دن بارہ بجکر پانچ منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

آپ نے ۱۹۱۴ء میں ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں گوکھووال کے ایک زمیندار گھرانے میں جنم لیا۔ والد بچپن میں ہی وفات پاگئے۔ جب آپ نے ہوش سنبھالا تو خاندان کو قرضوں کے بوجھ تلے پایا۔ ۱۹۳۰ء میں بڑے بھائی چوہدری اللہ دتہ کی وفات کے بعد خاندان کی کفالت کا تمام بوجھ آپ کے کندھوں پر آپڑا۔ چنانچہ آپ فیصل آباد کے ایک سکول میں بطور استاد ملازم ہوگئے۔ لیکن یہ آمدنی گزر بسر کے لئے ناکافی تھی۔ لہٰذا آپ ۱۹۴۲ء میں ریاست بہاولپور کے گاؤں "شادی کی بستی" اور پھر ۱۹۴۸ء میں چک نمبر ۱۲۰ میں منتقل ہوگئے۔ یہاں زمین خرید کر زمینداری شروع کی۔ زمینداری میں آپ کو خاص ملکہ حاصل ہوا۔

آپ کو زمیندارہ میں اس قدر دلچسپی اور مہارت تھی اور خدا تعالیٰ پر اس قدر توکل تھا کہ اسی کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے ناقص سے ناقص زمین بھی خرید کر لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں تو دو نظریوں کی وجہ سے زمین خریدتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ "میں زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہوں" اس لئے غیر آباد زمین ضرور آباد ہوگی اور دوسرے حدیث شریف کے مطابق کہ زمین آباد کرنا ثواب میں شامل ہے۔ کیونکہ اس سے چرند پرند اور انسانوں کی روزی کا سامان پیدا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نیت کی بدولت والد صاحب محترم نے کبھی زمیندارہ سے نقصان نہیں اٹھایا۔ میاں چنوں کے علاقے میں ایک ناقص زمین سے بھی ۱۱½ فٹ لمبا اور ۴½ کلو وزنی گنا پیدا کیا اور سانگرہ ضلع جھنگ کی زمین سے گوبھی کا پھول (بغیر ڈنٹھل اور پتے) صرف گودا گودا ۱۰½ کلو وزن کا پیدا کیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں تحفہ کے طور پر دو دفعہ یہ پھول پیش کئے۔

۵۵/۵۶ء میں جب آپ ربوہ کے جنرل پریذیڈنٹ ہوتے تھے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ۵۵ء میں یورپ سے واپسی پر بیت المبارک میں داخلہ والے گیٹ میں آرائشی گیٹ آپ کی طرف سے بنایا گیا۔ اس میں آپ نے لکڑی کے دو ہل ایک پنجابی بنا کر استعمال کی اور دونوں اطراف میں تازہ گنا اور مکئی استعمال کی اور اوپر سبز رنگ کے بینر پر ایک موزوں سا حدیث شریف لکھ کر لگائی تھی جس میں زمینداری کا ذکر تھا۔

آپ پرکشش شخصیت کے مالک تھے قد درمیانہ رنگ صاف اور نقش تیکھے تھے۔ انتہائی خوش لباس تھے۔ عام طور پر سفید شلوار قمیص۔ شیروانی اور سفید پگڑی زیب تن کرتے۔ چہرے پر ہر وقت ایک دلآویز مسکراہٹ رہتی۔ نڈر، دلیر، صاف گو اور قول سدید کہنے والے تھے۔ اپنی زندگی میں جماعتی اور انتظامی عہدوں پر بھی فائز رہے۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں سب وار کمیٹی رحیم یار خان کے ممبر تھے اسی زمانہ میں ممبر ڈسٹرکٹ پنچایت رحیم یار خان رہے۔ ۱۹۶۲ء میں بی ڈی ممبر ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور چیئرمین وہیکل کمیٹی ربوہ ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں حضرت فضل عمر نے آپ کو سندھ ویجیٹیبل آئل کمپنی گوجرہ کا مینجنگ ڈائریکٹر مقرر فرمایا۔ غالباً ۱۹۵۶ء میں ربوہ کے صدر عمومی مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۷ء تک اور پھر ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک صدر جماعت احمدیہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ رہے۔ ۱۹۷۳ء تک ممبر جرگہ ضلع جھنگ رہے۔ ۱۹۷۴ء میں ایڈوائزری کمیٹی ضلع جھنگ کے ممبر مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ زعیم خدام الاحمدیہ اور نائب امیر ضلع رحیم یار خان کے طور پر خدمت کی توفیق بھی ملی۔ ربوہ میں آئس فیکٹری اور آٹا مشین بھی لگائی۔

۷۲-۱۹۷۱ء میں جب آپ تحصیل چنیوٹ سے جرگہ کے ممبر تھے تو ایک قتل کا کیس جو کہ ۷/۶ سال پرانا تھا اور اسی بنا پر ختم ہو چکا تھا کہ اس کا قاتل نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے موقع پر جا کر ایسی حکمت عملی اور ذہانت سے تحقیقات کی کہ چند بااثر لوگوں کو قاتل ثابت کر کے ان کو عمر قید کی سزا کروائی۔

اگر کبھی کسی مقدمہ میں ثالث مقرر ہوئے تو اس قدر صحیح فیصلہ فرماتے کہ فریقین بالکل رضامند ہو جاتے سلسلہ احمدیہ کے ایک معزز ایڈووکیٹ صاحب کا اپنے بھائیوں سے اراضی کی تقسیم کا جھگڑا تھا۔ جو کہ کئی دفعہ فیصلہ ہونے پر بھی مطمئن نہ ہوئے تھے اور چونکہ اراضی از قسم حویلی جات ٹیوب ویل کنواں۔ زرعی اراضی۔ باغات تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ اراضی اور جائداد چار۔ پانچ مواضعات میں تھی اور ان میں کافی فاصلہ تھا۔ والد صاحب محترم نے ایک ایک موضع میں جا کر ان کا معائنہ کیا اور پھر اس ساری جائداد کو ذہن میں رکھ کر گھر بیٹھ کر ایسی تقسیم کی اور فیصلہ لکھا کہ تمام بھائی نہ صرف فیصلہ بالکل تسلیم کر کے خوش ہو گئے بلکہ بے حد ممنون و مشکور ہوئے کہ اتنی اچھی تقسیم اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

طب یونانی اور ہومیوپیتھک طرز علاج میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ سند یافتہ معالج تھے۔ ہزاروں بیماروں نے آپ کے ذریعہ شفا پائی۔ کچھ عرصہ آپ نے طب کو بطور پیشہ اپنایا لیکن پھر محض خدمت خلق کے لئے یہ کام کرتے رہے۔ گو ریاست بہاولپور سے آئے ہوئے آپ کو نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد بھی رحیم یار خان سے کچھ لوگ (جو آپ کی وفات سے لاعلم تھے) طبی مشورہ کے لئے آپ کے پاس آئے۔

آپ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو آپ کا دین کو دنیا پر مقدم کرنا تھا بے شمار دنیاوی دولت کماتے کے باوجود کبھی دنیا کو دل میں جگہ نہ دی۔ ۱۹۲۸ء میں ذاتی مشاہدات اور مطالعہ کے بعد قبول احمدیت کی سعادت خدا تعالیٰ نے بخشی۔ پھر آپ کی زندگی کی تمام راہیں صدق و وفا کی منزل کی طرف مڑ گئیں۔ آئمہ جماعت کے ساتھ آپ کا تعلق ہمیشہ محبت اور عقیدت کا رہا۔ دل میں امام جماعت کی محبت کا سمندر موجزن تھا اور ان کا طرز عمل اس پر گواہ تھا صرف بچوں کی تربیت کی خاطر قادیان میں مکان خرید کر بچوں کو اس میں رکھا پھر ربوہ میں مرکز کی تبدیلی کے ساتھ بچے یہاں منتقل کر دیئے۔ یہاں آپ کا مکان ابتدائی پختہ مکانوں میں سے ایک تھا۔ ہر قدم پر امام جماعت سے دعا، راہنمائی اور مشورہ لیتے۔ امام جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے اور تمام احکام پر عمل کرتے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ جب بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں نے روزے سے منع کر دیا تو فدیہ ادا کرتے رہے۔ باقاعدہ تہجد پڑھتے اور موسم یا صحت کی خرابی کی بھی پرواہ کبھی نہ کرتے۔ پنجوقتہ نماز ادا کرتے۔ حتی الوسع باجماعت نماز پڑھتے۔ ہمیشہ اپنی زمین میں ایک قطعہ باقاعدہ نماز کے لئے مخصوص رکھتے۔ ہم نے کبھی انہیں نماز قضاء کرتے نہ دیکھا۔ آخری بیماری میں جب طویل عرصہ تک آپ ہوش میں نہیں تھے تو پکارنے پر بعض اوقات کہتے کہ "خاموش ہوجاؤ میں نماز پڑھ رہا ہوں" اباجی کی موجودگی میں ہمارے لئے ممکن نہ تھا کہ ہم نماز قضاء کر سکیں خاص طور پر نماز فجر کی نگرانی بہت سختی سے کرتے۔ جماعتی اجلاسات، مجلس کے پروگراموں اور روزانہ درس میں ہماری شمولیت کی خاص طور پر نگرانی کرتے۔ دینی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتے۔ میری والدہ کے ذریعہ چک ۱۲۰، بہاولپور میں لجنہ اماءاللہ کی مجلس قائم کروائی۔ والدہ گزشتہ ۳۱ برس سے محلہ کی صدر لجنہ ہیں اس کام پر ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی اور کبھی گھریلو کام پر اس وجہ سے شکوہ نہیں کیا۔ اولاد کو ہمیشہ مذہبی فرائض پورے کرنے اور خدمت خلق کے کاموں کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ دو بڑے بیٹوں کو وقف کرنے کی نیت کی لیکن وہ اباجی کی یہ خواہش پوری نہ کر سکے۔ پھر برادرم مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مربی سلسلہ لندن کو وقف کیا اور ان کے لئے خاص دعا اور نصیحت کرتے رہتے اور بہت خوشی اور محبت کا اظہار کرتے۔

اولاد کی تربیت پر خاص توجہ دیتے۔ ہلکے پھلکے اور خوشگوار انداز میں نصیحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے جو طبیعت پر گراں محسوس نہ ہوتی۔ ایسے موقعوں پر اکثر کوئی لطیفہ یا مثال پیش کر دیتے جس سے نصیحت بھی ہو جاتی اور ماحول بھی شگفتہ رہتا۔ بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلانے کی کوشش کی۔ بچوں کی تعلیمی کامیابیوں پر بہت خوش ہوتے عام طور پر میرے تمام بہن بھائی معمولی استثناء کے علاوہ اپنی جماعت میں پوزیشن حاصل کرتے تو بہت خوشی کا اظہار کرتے اور شاباش اور انعام دیتے۔

خدائے کریم نے آپ کو مالی فراخی کے ساتھ فراخیٔ قلب بھی عطا فرمائی تھی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنی اولاد کو بھی شامل کرتے اس سلسلہ کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ بزرگان دین کے علاوہ اپنی پہلی بیوی اور والدہ کی طرف سے بھی ان تحریکات میں ادائیگی کرتے۔ ۱۹۴۴ء سے موصی تھے اور وفات سے کئی برس قبل حصہ وصیت ادا کر چکے تھے۔ غرباء کی مدد دل کھول کر کرتے تھے اور بعض مستحقین کو مستقل مالی مدد دیتے۔ غرباء کی شادیوں اور اموات پر نقد رقم کے ذریعہ مدد کرتے۔ کئی طلباء کو مستقل وظیفہ ان کی تعلیم مکمل ہونے تک دیتے رہے۔ زمین پر جاتے تو اکثر مزارعوں اور ملازمین کے بچوں میں نقدی تقسیم کرتے۔ اپنے بھتیجے بھتیجوں کی بھی پرورش کی اور ان کی شادیاں کیں۔

۱۹۵۷ء میں ربوہ سے تھوڑی دور زمین ٹھیکہ پر لی ہوئی تھی۔ اس دوران میں زبردست سیلاب آگیا آپ نے تقریباً ۲۰ ایکڑ مکئی کی تیار فصل سیلاب زدگان کے جانوروں کے لئے وقف کر دی۔ اور ربوہ میں اپنے رقبہ سے ہر قسم کا ایندھن سبزی۔ فروٹ وغیرہ لا کر دوستوں بزرگوں غریبوں محتاجوں کی خدمت میں پیش کرتے رہتے تھے۔ فصل آنے پر گندم مکئی تمباکو وغیرہ مہیا ہوں میں حصہ رسدی ضرور تقسیم فرماتے۔ مہمان نوازی گویا ان کی فطرت ثانیہ تھی مہمان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، گھر کی تمام سہولتیں اس کے لئے حاضر ہوتیں۔ کسی کو کھلائے پلائے بغیر گھر سے واپس نہ جانے دیتے۔ جب گھر میں کوئی خاص کھانا پکتا تو کوئی مہمان ضرور ڈھونڈ لاتے۔ بیماری کے دوران جب ہوش و حواس قائم نہ تھے تو بھی ہر آنے جانے والے سے کہتے کہ "کھانا کھا لو، آرام کر لو" وغیرہ اور گھر والوں سے کہتے کہ مہمانوں کے لئے کھانا تیار کر دو، بستر لگا دو"

خوف خدا اور پرہیزگاری کی چھاپ آپ کی زندگی پر نمایاں تھی۔ انتہائی دیانتدار تھے۔ ایک مرتبہ ایک دکاندار کا ایک روپیہ واپس کرنے کے لئے چالیس میل کا سفر پیدل طے کیا اور اس کا وہ ایک روپیہ لوٹایا جو غلطی سے انہیں زائد مل گیا تھا۔ اسی طرح ایک آڑھتی سیٹھ ھوندا رام سے تقسیم ہند سے پہلے کچھ پیسے فصل کے لئے پیشگی لئے۔ اسی اثناء میں تقسیم ہند کی وجہ سے وہ ہندوستان چلا گیا تو پہلے بذریعہ منی آرڈر اور پھر ایک دوست کے ہاتھ اس کے تمام پیسے اسے واپس کئے۔ لین دین میں کھرے اور صاف گو تھے۔ اپنا حق چھوڑ دیتے مگر کسی کا حق ایک لمحے کے لئے بھی نہ رکھتے۔ انصاف پسند تھے۔ کسی پر خواہ کسی طرح سے زیادتی ہو ہرگز برداشت نہ کرتے اور مظلوم کی حق رسی کے لئے اس کی مدد کرتے۔ صاف دل تھے، دل میں کدورت نہ رکھتے بلکہ سامنے شکایت کرتے۔ بدخواہوں کو بھی سچائی سے معاف کر دیتے۔ ملازموں اور مزارعوں کو ہمیشہ اپنے برابر بٹھاتے کبھی اپنے سامنے زمین پر نہ بیٹھنے دیتے۔ قناعت پسند تھے اور دنیا کا لالچ دل میں کبھی نہ آنے دیا۔ ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے۔ نظام جماعت کی پابندی کو جان سے عزیز رکھتے اور اس سلسلہ میں کسی دنیاوی نقصان کی پرواہ نہ کرتے خواہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو۔ علاقے کا بااثر زمیندار ہونے کے باوجود طبیعت میں احساس تفاخر کا شائبہ تک نہ تھا۔ بلکہ انتہائی عجز و انکسار دکھاتے۔ رویہ ایسا ہوتا کہ ہر ملنے والا یہ سمجھتا کہ چوہدری صاحب مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ لغویات سے نفرت تھی۔ گھر میں ریڈیو، ٹی وی وغیرہ چلانا ناپسند کرتے۔ ادب سے لگاؤ رکھتے تھے۔ خود بھی شاعری کرتے اور صادق تخلص کرتے۔ ایک مرتبہ نواب بہاولپور کے دربار میں ایک مشاعرہ میں جس میں حفیظ جالندھری جیسے شاعر بھی موجود تھے انعام حاصل کیا۔ جب کسی محکمہ میں کوئی کام غیر ضروری تاخیر کا شکار ہوتا تو منظوم درخواست لکھتے جس کا عام طور پر خاص اثر ہوتا۔ شاعری کا موضوع عام طور پر اصلاح معاشرہ اور بے ثباتی دنیا کی طرف ہوتا۔

اباجی کی وفات پر احباب نے کثیر تعداد میں زبانی اور خطوط کے ذریعہ بھی اظہار تعزیت کیا ہے۔ اس مضمون کے ذریعہ خاکسار اپنی، اپنی والدہ اور برادران چوہدری احمد علی صاحب، ارشد علی صاحب لاہور، اشرف علی صاحب کینیڈا اور ہادی علی صاحب مربی سلسلہ لندن اور دیگر اہل خاندان کی طرف سے ان سب مخلص محبّوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس وقت میرے سامنے ایک دو منزلہ عالی شان عمارت کی تصویر ہے اور اس پر پاکستان کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اگرچہ تصویر میں کوئی شخص نظر نہیں آ رہا لیکن جب میں تصور کی آنکھ سے دیکھتا ہوں تو اس عمارت کے سامنے مجھے سارا پاکستان اور سارے پاکستانی نظر آتے ہیں۔

ابھی نائیجیریا کو آزادی نہیں ملی تھی وہاں پاکستانی ہائی کمشنر کا تعین نہیں ہوا تھا لیکن غانا میں ہائی کمیشن قائم ہو چکا تھا اور ایکٹنگ ہائی کمشنر متعین ہو چکے تھے۔ ان کا نام تھا محمود احمد۔ نہایت شریف النفس اور ہمدرد دوست تھے میں جب بھی نائیجیریا سے غانا جاتا ان سے ضرور ملاقات ہوتی اور یہ تصویر میں نے ان سے ملاقات کے بعد خود ہی لی تھی۔ وہ بھی نائیجیریا تشریف لاتے تو نہ صرف مجھ سے ملتے بلکہ وہ مجھے اپنا دست راست سمجھ کر ہائی کمیشن کے متعلق جتنے امور ہوتے ان کی سرانجام دہی میں مجھ سے مدد کے طالب ہوتے۔

ایک دفعہ ان کی پریس کانفرنس ہوئی صحافیوں نے زیادہ تر کشمیر کے متعلق سوالات پوچھے۔ ان سوالات کے جواب دیتے ہوئے مسٹر محمود احمد نے کچھ باتیں ایسی بھی کہیں جن کے متعلق انہیں صحافیوں سے کہنا پڑا کہ یہ "آف دی ریکارڈ" ہیں ان کی تشہیر نہیں ہونی چاہئیے۔ اس وقت تو صحافی مان گئے۔ باتیں سننے کے لئے اگر وہ یہ کہہ دیتے کہ تشہیر تو ہم ضرور کریں گے تو وہ باتیں سننے سے محروم رہ جاتے۔ انہوں نے ایکٹنگ ہائی کمشنر صاحب سے کہا حضرت یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کہیں کہ یہ باتیں شائع نہیں ہوں گی اور ہم انہیں شائع کر دیں چنانچہ انہوں نے کھل کر اپنے دل کی بات کی۔ لیکن جب اس پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع ہوئی تو نائیجیریا کا صرف ایک اخبار ایسا تھا جس نے آف دی ریکارڈ باتوں کو شائع نہیں کیا تھا۔ بلکہ صرف وہی باتیں رپورٹ میں درج کی تھیں جو ہائی کمشنر صاحب چاہتے تھے کہ درج کی جائیں اور وہ اخبار تھا احمدیہ جماعت کا ہفتہ وار "دی ٹروتھ" پریس کانفرنس کے موقع پر ایک اور بڑی عجیب اور دلچسپ اور دل خوش کن بات سامنے آئی۔ میں محمود احمد صاحب سے گپ شپ لگانے کے لئے وقت سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ انہوں نے ایک میز کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگے یہ صحافی لوگ شراب کے بغیر تو بات نہیں کرتے۔ میں شراب کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ اس لئے میں نے اس میز کی دراز میں ایک بوتل رکھی ہوئی ہے۔ جب وہ شراب کا مطالبہ کرتے ہیں تو میں اس میز کی طرف اشارہ کر دیتا ہوں خود اٹھ کر بھی وہ بوتل نہیں نکالتا۔ بلکہ اشارے سے انہیں بتا دیتا ہوں کہ آپ کی مطلوبہ چیز وہاں پڑی ہے۔ اور وہ پینے پلانے لگ جاتے ہیں میں انہیں روک نہیں سکتا لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر انہیں یہ چیز نہ دی جائے تو ہمارے کسی کام نہیں آ سکتے۔ چنانچہ یہی کیا جاتا ہے اور یہی کیا جا سکتا ہے کہ شراب ایک طرف رکھ دی جائے اور ان سے کہہ دیا جائے کہ آپ پینے پلانے کے موڈ میں ہیں فلاں میز کی دراز میں سے اپنی مطلوبہ چیز نکال لو۔

ایک اور دلچسپ بات جو ہوئی وہ یہ تھی کہ میرے ساتھ مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی بھی تھے۔ ابھی نئے نئے نائیجیریا میں آئے تھے۔ محمود احمد صاحب ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے بھئی ہم میں سے آپ ہی سب سے چھوٹے ہیں اس لئے آپ سے کہنا کوئی ایسی بات بھی نہیں کہ ذرا نیچے جا کر میری سگریٹ کا پیکٹ تو اٹھا لائیں۔ اس بات کے ذکر کا اس لئے خیال آیا کہ حفظ مراتب کا انہیں کس قدر خیال تھا۔ دوستی تو میرے ساتھ تھی مجھ سے بھی کہہ سکتے تھے کہ مجھے سگریٹ لا دیجئے لیکن وہ جانتے تھے کہ یہ ایسا کام ہے کہ سب سے چھوٹے سے ہی کہا جا سکتا ہے چنانچہ انہوں نے ساقی صاحب سے کہا کہ نچلی منزل سے جا کر میرے سگریٹ لے آئیے۔

محمود احمد صاحب کو جب بھی ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش آتی تھی وہ مجھے لکھ دیتے۔ اس وقت تصویر کے ہمراہ ان کا ایک خط جس کا نمبر ۵۸-۱-۵ ہے اور جس کی تاریخ نومبر ۷، ۱۹۵۹ء ہے بھی موجود ہے۔ اس خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں آپ کو ایک تصویر کی تین کاپیاں بھجوا رہا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے انہیں نائیجیریا کے اہم اخبارات کو اشاعت کے لئے بھیج دیں اور اگر کوئی اخبار اس تصویر کو شائع کرے تو آپ ہمیں اس کا تراشہ ضرور بھجوا دیں۔

جس پریس کانفرنس کا میں نے ذکر کیا ہے جس کی رپورٹنگ صحیح طور پر صرف اور صرف اخبار ٹروتھ نے کی تھی جب انہیں غانا میں پتہ چلا کہ اخبارات نے وہ باتیں بھی شائع کر دی ہیں جو آف دی ریکارڈ تھیں تو انہوں نے مجھ سے اخبار ٹروتھ کی بارہ کاپیاں منگوائیں تاکہ اپنے ریکارڈ میں بھی رکھ سکیں اور وزارت خارجہ کو بھی بھیج سکیں۔ چلو اس طرح دو باتیں ہو گئیں۔ ایک تو یہ پتہ چلا کہ ہم صرف وہی کچھ چھاپنے والوں میں سے ہیں جو کہا جائے جو سرکاری طور پر کہا جائے کہ چھپنا چاہیئے۔ آف دی ریکارڈ کو چھاپ دینا کوئی اچھی بات تو نہیں۔ یہ تو جس نے باتیں کی ہوتی ہیں اس کے ساتھ ایک قسم کی بے وفائی ہے اور دوسرے یہ کہ وزارت خارجہ میں بھی ہمارے اخبار کا تعارف ہو گیا۔ ویسے حکومت پاکستان میں "دی ٹروتھ" کا تعارف تو اس سے پہلے بھی تھا۔ میں جب چند ماہ کے لئے پاکستان (۱۹۵۰ء میں) واپس آیا تھا تو محکمہ اطلاعات کے چیف انفارمیشن آفیسر سے میں نے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ ہمارا ارادہ وہاں ایک اخبار جاری کرنے کا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس بات کو یاد رکھا اور جب ہمارا اخبار انہیں ملنا شروع ہو گیا تو انہوں نے چند ایک تصاویر ہمیں بھیجیں کہ ہم اپنے اخبار میں یہ تصاویر شائع کر دیں۔ ان تصاویر میں مردوں کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ اس لئے میں نے حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی خدمت میں گزارش کی کہ حضور اس طرح حکومت پاکستان نے کچھ تصاویر بھیجی ہیں لیکن ان میں چونکہ مستورات بھی موجود ہیں اس لئے میں حضور سے استصواب کرنا چاہوں گا کہ یہ تصویریں چھاپی جائیں یا ہم انکار کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی تصویر ہے۔ ان کے مرد اور ان کی عورتیں ہیں۔ آپ یہ تصویر چھاپ دیں اور اپنے اخبار میں یہ نوٹ دے دیں۔ کہ ہم پردے کے قائل ہیں۔ اور اس طرح اپنی عورتوں کی تصاویر چھپوانے کے حامی نہیں۔

چنانچہ ان کی ایک تصویر شائع کر دی گئی۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر حضور کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجنے کی ضرورت پیش آئی وہ یہ تھا کہ وہاں کے ایک خاصے معروف اور طاقتور امیر (امیر آف کاٹسینیا) امیر سے مراد اپنے علاقے کا بادشاہ ہے) نے ہمیں لکھا کہ آپ اخبار "ٹروتھ" ہمیں باقاعدگی کے ساتھ بھیج رہے ہیں۔ اس کے اوپر شروع میں آپ اللہ کا نام لکھتے ہیں کہ ہم اللہ کے نام سے ابتدا کرتے ہیں جو رحمان اور رحیم ہے اور یہ عربی میں لکھا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اخبار ادھر ادھر گرا پڑا ہونے کا امکان ہے اس لئے ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ یہ نہ لکھا کریں چنانچہ اس سلسلے میں مَیں نے حضور انور کی خدمت میں عریضہ لکھا اور حضور نے فرمایا آپ فی الحال تو لکھنا چھوڑ دیں لیکن لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کریں کہ اخباروں کو یا ایسے اخباروں کو جن پر ایسی چیزیں لکھی ہوں زمین پر نہ پھینکا کریں۔ چنانچہ اس کے بعد ہم نے یہ تلقین تو شروع کر دی۔ کہ لوگ اخباروں کو زمین پر نہ پھینکا کریں خاص طور پر ایسے اخبار جیسے ہمارا اخبار ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضور کے ارشاد کے مطابق ہم نے اس کے اوپر جو لکھا کرتے تھے وہ لکھنا چھوڑ دیا۔

مسٹر محمود احمد جن کے متعلق جیسے کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے نہایت ہمدرد تھے۔ ویسے بھی ہمارے ان کے ساتھ تعلقات بہت اچھے تھے۔ مجھے پاسپورٹ کی تجدید کروانے کی ضرورت پیش آئی تو میں حیران ہوا کہ انہوں نے اتنی جلدی اسے RENEW کر کے مجھے واپس کیا کہ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا گویا کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ باقی سب کام چھوڑ کر انہوں نے پہلے یہ کام کیا۔ میں ان کا ممنون ہوا۔ وہ جب وزارت خارجہ میں تھے تو اکثر دوروں پر رہتے تھے۔ کہنے لگے کہ وزیر اعظم صاحب فرانسیسی زبان بہت اچھی جانتے ہیں اور میری بیوی فرانسیسی ہے۔ اس لئے وہ اپنی فرانسیسی زبان کی مہارت جاری رکھنے کے لئے مجھے اکثر دوروں میں اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور میرے ساتھ میری اہلیہ بھی جاتی ہیں، گویا کہ وہ جہاں بھی جاتے تھے۔ فرانسیسی زبان میری بیوی کے ساتھ بول کر اسے اپنے لئے تازہ بتازہ رکھتے تھے۔

میں نے جب سے مسٹر محمود احمد کے دفتر کی تصویر لی تھی اسے اکثر دیکھ کر خوش ہوتا تھا اس لئے کہ اس کے اوپر پاکستان کا جھنڈا لگا ہوا تھا۔ اوائل میں تو نائیجیریا کے ایک طبقے نے پاکستان کے قیام کی بالواسطہ مخالفت کی تھی۔ وہ یہ تو نہیں کہتے تھے کہ پاکستان کیوں بنا۔ لیکن وہ یہ ضرور کہتے تھے کہ پاکستان کے نظریئے سے ملکوں کے تقسیم ہونے کا خطرہ ہے چنانچہ وہ اپنے ملک کی ایک پارٹی جس کا نام ایکشن گروپ تھا۔ اور جس کے لیڈر ایک نہایت ذہین اور ہوشیار سیاستدان اوبافیمی اوولوو تھے ان کے متعلق وہ اکثر کہتے کہ یہ نائیجیریا کو دو حصوں میں تقسیم کروانا چاہتے ہیں، مغربی حصہ یہ چاہتے ہیں کہ الگ ہو جائے اور باقی نائیجیریا جس طرح چاہے زندگی بسر کرے۔ چنانچہ یہ جھگڑا کافی دیر تک چلتا رہا۔ اس کے متعلق مجھے اخبارات میں متعدد مضامین شائع کرنے کا موقعہ ملا اور بعض اوقات ان کے جواب بھی اخباروں میں شائع ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ اپنے آپ کو "اینٹی پاک" کہنے لگ پڑے۔ یعنی جب ان کا مضمون شائع ہوتا تھا۔ تو اس پر نام کے ساتھ "اینٹی پاک" لکھا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک صاحب بہت اچھا لکھنے والے تھے خاصے معروف تھے لیکن میں دیکھ کر حیران ہوا کہ ان کا ایک اچھا خاصا طویل مضمون چھپا اور اس پر نام اینٹی پاک فاشولا تھا۔ فاشولا ان کا نام تھا۔ میں نے اس پر ان کی پارٹی کے صدر کو خط لکھا اور ان سے اس بات کی وضاحت چاہی کہ آخر آپ لوگ پاکستان کی مخالفت کیوں کرتے ہیں تو ان کے صدر نے جواب دیا کہ ہم پاکستان کی مخالفت نہیں کرتے لیکن یہاں جو لوگ نائیجیریا کو تقسیم کروانا چاہتے ہیں ان کی مخالفت کے لئے پاکستان کا نام استعمال کرتے ہیں۔ بعد میں یہ تمام مضامین اور خطوط ایک کتابی صورت میں "ان ڈیفنس آف پاکستان" شائع کئے۔ شائع تو میں نے نائیجیریا سے پاکستان واپس آنے پر کئے لیکن مسودہ اس سے کچھ دیر پہلے تیار تھا۔ اس کا دیباچہ مغربی صوبے کے ایک وزیر نے لکھا تھا۔ افسوس ہے کہ وہ دیباچہ یہاں کہیں دفتر میں گم ہو گیا۔ اس وزیر کے متعلق یہ بتا دینا بھی مناسب ہو گا کہ یہ ایک دفعہ ہالینڈ گئے اور ہمارے مربی انچارج حافظ قدرت اللہ صاحب سے ملے تو انہیں اس بات کی دعوت دے آئے کہ جب ہمیں آزادی ملے گی اور وہ دن یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کا مقرر ہو چکا تھا، آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ نائیجیریا کی آزادی کے موقعہ پر باہر کے جو دوست مدعو تھے ان میں ہمارے دوست حافظ قدرت اللہ صاحب بھی شامل تھے۔

اگر ہر پاکستانی جو کسی بیرونی ملک میں جاتا ہے اسی طرح پاکستان کی خدمت کرے جس طرح ہر پاکستانی احمدی بیرونی ملک میں جا کر کرتا ہے تو یقیناً دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے ساتھ پاکستان کا نام روشن ہوتا رہے گا۔ اس وقت میرے سامنے ہائی کمیشن فار پاکستان نائیجیریا کے فرسٹ سیکرٹری عبدالرؤف خان کا ایک خط بھی موجود ہے۔ یہ خط ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو لکھا گیا تھا اور اس کے لکھنے کا موقعہ اس طرح پیدا ہوا کہ خاکسار نے اپنے اخبار "دی ٹروتھ" میں جو خبریں، بیانات، تصاویر، پاکستان کے متعلق شائع کی تھیں ان کا ایک انڈیکس بنا کر جو سینکڑوں آئیٹمز پر مشتمل تھا، ہائی کمشنر کو بھیجا۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ آپ کے ٹروتھ کے انڈیکس آف پاکستان نیوز کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہائی کمشنر صاحب نے مجھ سے کہا ہے کہ میں ان کے داد و تحسین کے جذبات آپ تک پہنچا دوں۔ آپ نے نہایت استقلال کے ساتھ اپنے اخبار میں پاکستان کو متعارف کروایا ہے۔ اور وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ مستقبل میں بھی ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ اس خط کا نمبر PRESS/21-63 ہے۔

پاکستان کے متعلق میرے مضامین کے علاوہ میری بیٹی جمیلہ بشریٰ کے مضامین بھی شائع ہوتے تھے۔ اور پاکستان ہائی کمیشن ان مضامین کی وجہ سے ممنونیت کا اظہار کرتا تھا۔ اس کے مقابلے پر میں نے دیکھا کہ ہندوستانی ہائی کمیشن ہم سے اس سلسلے میں نالاں تھا، لیکن وہ نالاں ہوتے یا نہ ہوتے ہمیں تو بہرحال اپنا کام کرنا تھا۔

ہندوستانی ہائی کمیشن کا ذکر آیا ہے۔ تو یہ بتاتا چلوں کہ کچھ وقت تک وہ ہندوستان کو بھارت نہیں کہلوانا چاہتے تھے۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو نائیجیریا کے دورے پر تشریف لا رہے تھے تو میں نے ہندوستانی ہائی کمیشن کو خط لکھا ان دنوں مسٹر مکسر ہائی کمشنر تھے انہوں نے مجھے جواب دیا کہ آپ تو ہمارے بڑے اچھے دوست ہیں آپ بھی ہمارے ہندوستان کو بھارت کہتے ہیں۔

مثالی وقار عمل

محلہ دارالصدر شمالی کے نوجوانوں نے ہر روز سڑکوں اور گلیوں کی صفائی کی۔ کل وقت جو صرف ہوا ۱۷ گھنٹے تھا اور جن نوجوانوں نے یہ کام کیا ان کی تعداد ۷۴ تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

محمد شفیق ابن محمد سرور
ربوہ

وقاص احمد ابن اعجاز احمد
لیہ شہر

محمد طلحہ ابن قمر احمد
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

امۃ الرافع بنت چوہدری نسیم احمد چیمہ
دھیر کے کلاں ضلع گجرات

نائلہ سندس بنت چوہدری محمد اشرف ہجن
سعد اللہ پور ۔ ضلع گجرات

سعیدہ ظفر ابن حمید احمد ظفر
ربوہ

مظہر اقبال ابن ظفر اقبال
ربوہ

سائرہ عرفان بنت عرفان احمد
ربوہ

محمد اعزاز ابن چوہدری محمد افضل
وڑائچ ربوہ

شاہد محمود ابن محمد اشرف طور
ربوہ

محبوب مزمل ابن محمد صدیق
جھنگ صدر

قرۃ العین بنت حبیب اللہ
ربوہ

شازیہ ممتاز بنت محمد ممتاز
احمد نگر ضلع جھنگ

نورین رضا بنت چوہدری سلیم رضا
ربوہ

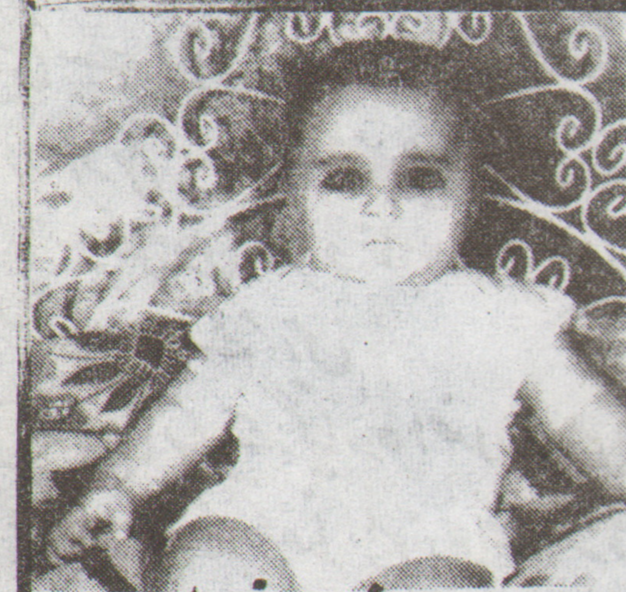
لطیف احمد ابن محمد رفیع احمد
جھنگ صدر

نائلہ عنبر بنت حمید اللہ
ربوہ

عبد المنیب ابن ظہور احمد
صدر جھنگ

سفیر احمد ابن نذیر احمد
ربوہ

شمائلہ نوشین بنت عبد الرشید
ربوہ

مبشر احمد مرزا ابن عبد الرؤف مرزا
متحدہ عرب امارات

وقاص احمد ابن نصیر احمد
ربوہ

توقیر سہیل ابن مکرم محمد اکرم چوہدری
ربوہ

عدیل احمد ، مشہود احمد
ابن منصور احمد کوٹ غلام محمد سندھ

سیف اللہ ابن پرویز احمد
چک ۲۴۱/E.B ضلع بہاول نگر

راحیلہ مجیب بنت عبد المجیب
پتوکی

حماد احمد مبین ابن سعید احمد طاہر
مغربی جرمنی

آفتاب احمد ابن محمد فاروق
ربوہ

عامر شہزاد ابن برکت محمود
چک ۹۳ T.D.A ضلع لیہ

بصیرت احمد بنت برکات احمد
ربوہ

شکیلہ عزیز بنت عزیز اللہ رانجھا
کورنگی کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میں موجودہ ناکام نظام کو بدل کر رکھ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظام امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر بناتا ہے۔

○ کوئٹہ میں پختونوں اور بلوچوں کے درمیان تنازعے کے نتیجہ میں شہر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے اور شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جمعہ کی شب پختون خواہ ملی عوامی پارٹی کے دفتر پر فائرنگ سے پارٹی کے ۶ ارکین ہلاک ہو جانے سے شہر میں شدید کشیدگی پھیل گئی۔ شہر میں بکتر بند گاڑیاں اور فوجی دستے گشت کر رہے ہیں۔ اب تک ان ہنگاموں میں کل ۱۱ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ کوئٹہ کے واقعات کے ردعمل کے طور پر خضدار تربت اور حب میں بھی کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ حب میں ۶۰ سے زائد دکانیں اور ہوٹل بند ہو گئے ہیں۔ ایک گروپ کے سینکڑوں افراد نامعلوم مقام پر منتقل ہو گئے ہیں۔

○ پنجاب کے گیارہ اضلاع میں ڈپٹی کمشنروں نے تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت ۱۷۸ افراد کو تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا ہے۔ یہ اقدامات بلدیاتی انتخابات کے موقع پر امن قائم کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے بھائی پھیرو میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پتوکی کو تحصیل کا درجہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ سانحہ بہاولپور کی سازش کو بے نقاب کئے بغیر تخریب کاری کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔

○ پنجاب و سرحد میں تخریب کاری کرنے کا ارادہ رکھنے والے تین افغان مہاجرین کو ۵ بموں سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ نواب شاہ کے قریب نیشنل ہائی وے پر ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے ٹرک ڈرائیور ہلاک ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے نیشنل ہائی وے کو دونوں طرف سے بلاک کر کے مسافروں سے لاکھوں روپے کا سامان اور نقدی لوٹ لی۔

○ سانگھڑ کے قریب آگ لگنے سے کسانوں کے تیس مکانات جل گئے۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم طارق نے صدر اور وزیر اعظم کو کہا ہے کہ وہ جماعت اسلامی کے تھنڈر سکواڈ کا نوٹس لیں جو سکواڈ ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو قتل کرنے کی سازش میں ملوث ہے۔

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے چار کلو میٹر دور ڈاکوؤں نے پولیس کی وردیاں پہن کر درجنوں گاڑیاں لوٹ لیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ایٹمی پلانٹ کا خفیہ معائنہ کرنے کی حامی بھر لی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے صدر اور چیف آف آرمی سٹاف کے مشورے سے ایٹمی پالیسی بنائی لیکن بعد میں مجھے بتائے بغیر لائن کراس کر لی گئی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم تمام مواقع ضائع کر چکے ہیں اب عوام کو سڑکوں پر آنا ہو گا اور ملک کو بچانے کے لئے فوج بیورو کریسی اور سیاسی جماعتوں کو مل بیٹھ کر حل نکالنا ہو گا۔ انہوں نے قومی اتفاق رائے کی حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا۔

○ سپریم کورٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ریفرنسوں کی سماعت یکجائی طور پر کراچی میں منتقل کرنے کی درخواست کی سماعت کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو عدالت کی ہدایت پر کمرہ عدالت میں موجود رہیں۔

○ امداد باہمی کے وزیر مملکت نے اعلان کیا ہے کہ کوآپریٹوز فنانس کے پچاس ہزار روپے تک کے دو لاکھ کھاتے داروں کو ۱۲ دسمبر تک ادائیگی کر دی جائے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین کے صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے اگر سوویت یونین کے خوراک کے بحران کو حل نہ کیا گیا تو اصلاحات کا پروگرام مشکوک ہو کر رہ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سوویت یونین کے زرعی مسائل اتنی سنگین صورت حال اختیار کر گئے ہیں کہ زرخیز علاقوں کے لئے بھی خوراک درآمد کرنا پڑ رہی ہے۔

○ بنکاک میں سات امیر ترین ملکوں کے نمائندوں کے ساتھ سوویت وفد نے ملاقات کی ہے۔ سوویت نمائندے نے جو صدر گورباچوف کے اقتصادی مشیر ہیں کہا کہ ہم روس کے لئے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اور فنی امداد کے خواہشمند ہیں۔ ان ملکوں میں امریکہ، برطانیہ، فرانس کینیڈا، جاپان، اٹلی اور جرمنی شامل ہیں۔

○ جرمنی کے وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ سوویت یونین کے لئے بڑے پیمانے پر امداد سے قبل سوویت روس اور اس کی آزاد ریاستوں کو یہ ضمانت دینا ہو گی کہ وہ امداد کی شرائط کی پابندی کریں گے۔ امریکی نمائندے نے کہا کہ سوویت یونین کی بات سنی جانی چاہیئے۔ جاپان کے وزیر خزانہ نے کہا کہ جاپان کے شمالی جزائر کی واپسی کے فیصلے تک جاپان امداد نہیں دے گا۔

○ کویت دو ماہ کے اندر برطانیہ سے دفاعی معاہدہ کرے گا۔ کویت کے وزیر دفاع نے کہا کہ ملکی سلامتی کے لئے ایسے معاہدے کرنا کویت کا حق ہے۔ یاد رہے کہ اس سے چند ماہ قبل کویت امریکہ سے دفاعی معاہدہ کر چکا ہے۔

○ کویت میں تیل کے کنوؤں میں لگی ہوئی آگ کو اس سال دسمبر تک بجھا دیا جائے گا۔ اب تک تیل کے ۷۳۲ جلتے ہوئے کنوؤں میں سے ۱۱۴ کی آگ پر قابو پایا جا چکا ہے۔ اس وقت کویت روزانہ ۲ لاکھ ۷۰ ہزار بیرل تیل پیدا کر رہا ہے جبکہ اس سال کے آخیر تک یہ پیداوار بڑھ کر ۴ لاکھ بیرل روزانہ ہو جانے کی توقع ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

ہر میدان ہیں مجھ سے بازی لے جاتا ہے آج بھی بڑھ گیا ہے۔ میں نے اپنی طرف سے بہت زیادہ قربانی کی تھی لیکن اس نے مجھ سے بھی زیادہ قربانی کی ہے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ایسی قربانی کرنے والے انسان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت ہو گی وہ اور کسی کو نہیں ہو سکتی مگر باوجود اس کے کہ اس نے اس موقع پر ایسا صبر دکھلایا کہ جن لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ قرار دیا تھا۔ ان پر خوش ہونے کی بجائے کہ وہ آپ کے محبوب کو زندہ قرار دیتے تھے اُس نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ زندہ رہنے والا صرف خدا ہی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو زندہ قرار دیتا ہے وہ یقیناً مشرک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ر نومبر ۱۹۵۸ء)

پلاٹ برائے فروخت

"ایک با موقع دس مرلہ کا کارنر پلاٹ بیت اقصیٰ کی مغربی جانب شکور پارک کے قریب ہی قابل فروخت ہے"

رابطہ کیلئے: **احمدیہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ**

گائے بھینس گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔

وٹرنری ڈاکٹرز **فری لٹریچر و سیمپلز** براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ **کراچی**: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ **فیصل آباد**: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ **راولپنڈی**: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار **ملتان**: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور — ربوہ کراچی

فون ۶۰۶ ۶۰۷

پتہ